السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے ملک میں بہت سی دینی جماعتیں اور تنظیمیں ہیں مثلاً جمعیت اہل حدیث غرباء اہل حدیث حزب اللہ مرکزالدعوۃ والارشاد ،جماعت المسلمین مرکزی جمعیت اہل حدیث ،اشاعۃ التوحید والسنۃ (عبدالسلام رستمی) وغیرہ۔

ان کی جماعت سازی اور تنظیم سازی کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (1)

ان جماعتوں اور تنظیموں کے امیر کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ (2)

خلافت اسلامیہ کے احیاء کےلیے انفرادی دعوت وجہاد کرنا چاہیے یا کسی تنظیم کے ساتھ مل کر کوشش کی جائے؟ (3)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(1) ۔۔۔مختلف ناموں سے جماعت بندی اور تنظیم سازی میں شرعاً کوئی حرج نہیں بشرطیکہ مقصود صرف دعوت الی اللہ اور کسی نہ کسی انداز میں دین کی خدمت ہو ناموں سے کوئی فرق نہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(اکتبوالی من لی تلفظ بالاسلام من الناس فکتبنالہ الفا وخمسمائۃ رجل» صحیح البخاري کتاب الجھاد باب کتابۃ الامام الناس (3060) (باب کتاب الامام الناس»

مجھے مسلمانوں کے نام لکھ کر دو تو ہم نے پندرہ سو آدمیوں کے نام لکھ کر دیئے۔"حدیث ہذا تنظیم سازی کے جواز کی دلیل ہے۔"

(2)۔۔۔ان جماعتوں اور تنظیموں کے امیر کی حیثیت سفری امیر جیسی ہے نہ کہ "امیر المومنین" جیسی جہاں وہ اپنی حدود میں شریعت کا نفاذ کرتا ہے۔

(3)۔۔۔اسلامی خلافت کے احیاء کےلیے انفرادی جدوجہد کی بجائے زیادہ بہتر یہ ہے کہ اقرب الی الحق تنظیم کے ساتھ مل کر کوشش کی جائے۔ مثل مشہور ہے ایک اور ایک دو۔گیارہ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج1ص773

محدث فتویٰ